بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک کتاب ظاہر کرنے والی (المائدہ:۱۵)

ترجمہ و ترتیب

حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

ناشر

مجلسِ تعلیماتِ مجددیہ سیالکوٹ

نور آباد فتح گڑھ سیالکوٹ۔ فون: 052-3251719

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

﴿بے شک تشریف لایا ہے تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور اور ایک کتاب ظاہر کرنے والی﴾

(المائدۃ:۱۵)

حَدِیثِ نُور

ترجمہ و ترتیب

مولانا حافظ محمد اشرف مجددی مدظلہ العالی

ناشر

مجلس تعلیمات مجددیہ

نور آباد، نزد فتح گڑھ سیالکوٹ

فون: 0322-7292763,0523251719,03237148994

نام کتاب	حدیثِ نور
مترجم ومرتب	مولانا حافظ محمد اشرف مجددی صاحب
کمپوزنگ	حافظ محمد اخلاق، مجددیہ کمپوزنگ سنٹر نورآباد، سیالکوٹ: فون: 052.3251719
ناشر	مجلس تعلیمات مجددیہ، نورآباد سیالکوٹ
تعداد	ایک ہزار
بار	دوم
طابع	
تاریخ اشاعت	ربیع الاول ۱۴۳۲ھ

ملنے کے پتے

مدینۃ العلم جامعہ مجددیہ

نورآباد، فتح گڑھ، سیالکوٹ

جامع مسجد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ

سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم

ابتدائیہ

اس وقت ہم حدیثِ نور پیش کررہے ہیں، یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے، بہت سے علماء کرام صدیوں سے اسے اپنی کتابوں میں ذکر کررہے ہیں، لیکن اس دور کے چند لوگ تحقیق کے بہانے شکوک وشبہات پیدا کرنے لگے ہیں یہ حدیث بڑی قابل توجہ ہے اس میں کائنات کی پیدائش کا تفصیلی ذکر ہے۔

ہم سب سے پہلے حدیث کا عربی متن اور اس کا ترجمہ پیش کریں گے تا کہ عوام سمجھ سکیں، پھر اس حدیث کے راویوں کے بارے میں عرض کریں گے کیونکہ حدیث کی اہمیت کا اندازہ معتبر راویوں سے ہی لگایا جاتا ہے، اس کے بعد ''المصنف'' کے مؤلف امام عبدالرزاق کے بارے میں بیان کریں گے، جنہوں نے یہ حدیث پاک روایت فرمائی۔ پھر ان چند اسلاف کا ذکر کریں گے جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کے حوالے دیئے ہیں۔

یہ حدیث شریف مرفوع، متصل اور ثلاثی احادیث میں سے ہے، یعنی امام عبد الرزاق اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان صرف درج ذیل تین راوی ہیں:

(۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت معمر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ

حدیث النور

عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى؟ فَقَالَ:

ترجمہ:۔امام عبدالرزاق (متوفی ۲۱۱ھ) معمر سے، وہ ابن منکدر سے، وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا، اللہ تعالی نے سب سے پہلے کون سی شے پیدا کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

هُوَ نُوْرُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ اللّٰهُ، ثُمَّ خَلَقَ فِيْهِ كُلَّ خَيْرٍ، وَّخَلَقَ بَعْدَهٗ كُلَّ شَيْءٍ، وَحِيْنَ خَلَقَهٗ اَقَامَهٗ قُدَّامَهٗ مِنْ مَقَامِ الْقُرْبِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ،

ترجمہ:۔اے جابر! وہ تیرے نبی کا نور ہے، اللہ تعالی نے اسے پیدا فرما کر اس میں ہر خیر پیدا کی، اور اس کے بعد ہر شے پیدا کی اور جب اس نور کو پیدا فرمایا تو اسے بارہ ہزار سال تک مقام قرب پر اپنے سامنے فائز رکھا۔

ثُمَّ جَعَلَهٗ اَرْبَعَةَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ الْعَرْشَ وَالْكُرْسِيَّ مِنْ قِسْمٍ وَّحَمَلَةَ الْعَرْشِ وَخَزَنَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ قِسْمٍ وَاَقَامَ الْقِسْمَ الرَّابِعَ فِيْ مَقَامِ الْحُبِّ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ

ترجمہ:۔پھر اس کے چار حصے کیے، ایک حصہ سے عرش و کرسی، دوسرے حصہ سے حاملین عرش اور خازنین کرسی پیدا کئے، پھر چوتھے حصہ کو مقام محبت پر بارہ ہزار سال قائم رکھا۔

ثُمَّ جَعَلَهٗ اَرْبَعَةَ اَقْسَامٍ فَخَلَقَ الْقَلَمَ مِنْ قِسْمٍ، وَاللَّوْحَ مِنْ قِسْمٍ، وَالْجَنَّةَ مِنْ قِسْمٍ، ثُمَّ اَقَامَ الْقِسْمَ الرَّابِعَ فِيْ مَقَامِ الْخَوْفِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ

ترجمہ:۔پھر اسے چار میں تقسیم کیا، ایک سے قلم، دوسرے سے لوح، تیسرے سے جنت بنائی، پھر چوتھے کو مقام خوف پر بارہ ہزار سال رکھا۔

ثُمَّ جَعَلَهٗ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ الْمَلَائِكَةَ مِنْ جُزْءٍ، وَالشَّمْسَ مِنْ جُزْءٍ، وَالْقَمَرَ وَالْكَوَاكِبَ مِنْ جُزْءٍ، وَاَقَامَ الرَّابِعَ الْجُزْءِ فِيْ مَقَامِ الرَّجَاءِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ،

ترجمہ:۔ پھر اس کے چار اجزاء کئے، ایک جز سے فرشتے، دوسرے سے سورج تیسرے سے چاند اور ستارے بنائے۔ پھر چوتھے جز کو مقام رجا پر بارہ ہزار سال تک رکھا۔

ثُمَّ جَعَلَهٗ اَرْبَعَةَ اَجْزَاءٍ فَخَلَقَ الْعَقْلَ مِنْ جُزْءٍ وَالْعِلْمَ وَالْحِكْمَةَ وَالْعِصْمَةَ وَالتَّوْفِيْقَ مِنْ جُزْءٍ، وَاَقَامَ الْجُزْءَ الرَّابِعَ فِيْ مَقَامِ الْحَيَاءِ اِثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ سَنَةٍ،

ترجمہ:۔ پھر اس کے چار اجزا بنائے ایک سے عقل، دوسرے سے علم وحکمت، تیسرے سے عصمت وتوفیق بنائی، پھر چوتھے کو بارہ ہزار سال تک مقام حیا پر رکھا۔

ثُمَّ نَظَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَيْهِ فَتَرَشَّحَ النُّوْرُ عَرَقًا فَقَطَرَ مِنْهُ مِائَةُ اَلْفٍ وَاَرْبَعَةَ (وَعِشْرُوْنَ اَلْفٌ وَاَرْبَعَةُ آلَافٍ) قَطْرَةٍ مِّنْ نُّوْرٍ، فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ رُوْحَ نَبِيٍّ اَوْ رُوْحَ رَسُوْلٍ،

ترجمہ:۔ پھر اللہ تعالی نے اس پر نظر کرم فرمائی تو اس نور کو پسینہ آیا، جس سے ایک لاکھ چوبیس ہزار قطرے جھڑے تو اللہ تعالی نے ہر قطرہ سے نبی کی روح یا رسول کی روح پیدا کی۔

ثُمَّ تَنَفَّسَتْ اَرْوَاحُ الْاَنْبِيَاءِ فَخَلَقَ اللّٰهُ مِنْ اَنْفَاسِهِمُ الْاَوْلِيَاءَ وَالشُّهَدَآءَ وَالسُّعَدَآءَ وَالْمُطِيْعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

ترجمہ:۔ پھر ارواح انبیاء نے سانس لیا تو اللہ تعالی نے ان سانسوں سے تا قیامت اولیاء، شہداء، سعادت مندوں اور فرمانبرداروں کو پیدا فرمایا۔

فَالْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ مِنْ نُّوْرِيْ وَالْكَرُوْبِيُّوْنَ مِنْ نُّوْرِيْ وَالرُّوْحَانِيُّوْنَ وَالْمَلَآئِكَةُ مِنْ نُّوْرِيْ وَالْجَنَّةُ وَمَا فِيْهَا مِنَ النَّعِيْمِ مِنْ نُّوْرِيْ وَمَلَآئِكَةُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ مِنْ نُّوْرِيْ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالْكَوَاكِبُ مِنْ نُّوْرِيْ وَالْعَقْلُ وَالتَّوْفِيْقُ مِنْ نُّوْرِيْ وَاَرْوَاحُ الرُّسُلِ وَالْاَنْبِيَاءِ مِنْ نُّوْرِيْ وَالشُّهَدَآءُ وَالسُّعَدَآءُ وَالصَّالِحُوْنَ مِنْ نَّتَاجِ نُوْرِيْ

ترجمہ:۔ پس عرش وکرسی میرے نور سے، کروبیون میرے نور سے، روحانیون میرے نور سے، فرشتے میرے نور سے، جنت اور اسکی تمام نعمتیں میرے نور سے، ساتوں آسمانوں

کے فرشتے میرے نور سے، سورج و چاند اور ستارے میرے نور سے، عقل و توفیق میرے نور سے، شہداء، سعادت مند اور صالحین میرے نور کے فیض سے ہیں۔

ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ اِثْنَیْ عَشَرَ اَلْفَ حِجَابٍ فَاَقَامَ اللّٰهُ نُوْرِیْ وَهُوَ الْجُزْءُ الرَّابِعُ، فِیْ كُلِّ حِجَابٍ اَلْفَ سَنَةٍ، وَهِیَ مَقَامَاتُ الْعُبُوْدِیَّةِ وَالسَّكِیْنَةِ وَالصَّبْرِ وَالصِّدْقِ وَالْیَقِیْنِ، فَغَمَسَ اللّٰهُ ذٰلِكَ النُّوْرَ فِیْ كُلِّ حِجَابٍ اَلْفَ سَنَةٍ،

ترجمہ:۔ پھر اللہ تعالیٰ نے بارہ ہزار پردے پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے نور کے چوتھے جز کو ہر پردہ میں ہزار سال رکھا، اور یہ مقامات عبودیت سکینہ، صبر اور صدق و یقین تھے تو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو ہزار سال تک اس پردہ میں غوطہ زن رکھا۔

فَلَمَّا اَخْرَجَ اللّٰهُ النُّوْرَ مِنَ الْحُجُبِ رَكَّبَهُ اللّٰهُ فِی الْاَرْضِ فَكَانَ یُضِیْءُ مِنْهَا مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ كَالسِّرَاجِ فِی اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ،

ترجمہ:۔ جب اسے ان پردوں سے نکالا اور اسے زمین پر متمکن کیا تو اس سے مشرق و مغرب یوں روشن ہوئے جیسے تاریک رات میں چراغ۔

ثُمَّ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنَ الْاَرْضِ فَرَكَّبَ فِیْهِ النُّوْرَ فِیْ جَبِیْنِهٖ ثُمَّ انْتَقَلَ مِنْهُ اِلٰی شِیْثٍ وَكَانَ یَنْتَقِلُ مِنْ طَاهِرٍ اِلٰی طَیِّبٍ، وَمِنْ طَیِّبٍ اِلٰی طَاهِرٍ، اِلٰی اَنْ اَوْصَلَهُ اللّٰهُ صُلْبَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَمِنْهُ اِلٰی رَحِمِ اُمِّیْ آمِنَةَ بِنْتِ وَهْبٍ، ثُمَّ اَخْرَجَنِیْ اِلَی الدُّنْیَا فَجَعَلَنِیْ سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ وَقَائِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔

ترجمہ:۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین سے پیدا کیا تو ان کی پیشانی میں نور رکھا، پھر اسے شیث علیہ السلام کی طرف منتقل کیا پھر وہ طاہر سے طیب اور طیب سے طاہر کی طرف منتقل ہوتا ہوا عبداللہ بن عبدالمطلب کی پشت میں اور آمنہ بنت وہب کے شکم میں آیا، پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے دنیا میں پیدا فرما کر رسولوں کا سردار، آخری نبی، رحمۃ للعالمین اور روشن اعضاء والوں کا قائد بنایا۔

وَهٰكَذَا كَانَ بَدْءُ خَلْقِ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ۔
ترجمہ:۔اے جابر! یوں تیرے نبی کی تخلیق کی ابتدا ہوئی۔
(الجزء المفقود من مصنف عبدالرزاق حديث رقم ۱۸)

حدیث نور کا ماخذ
مصنف عبدالرزاق کی اشاعت

اللہ تعالی نے سیدنا محمد ﷺ کے فیض نور سے کائنات کو تخلیق فرمایا جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پاک میں صراحت موجود ہے۔اہل علم کے ہاں یہ حدیث پاک ''حدیث نور'' کے نام سے معروف ہے۔اس عظیم حدیث کو صدیوں سے مفسرین، محدثین، محققین اور علماء مصنف عبدالرزاق کے حوالے سے بالفاظ مختلفہ اپنی اپنی تصانیف میں نقل کرتے چلے آئے ہیں۔علمائے امت نے ان حوالہ جات پر اعتماد کرتے ہوئے اس حدیث کو قبول کیا، مگر بعض لوگوں نے جلد بازی میں اس کا انکار کر دیا۔

چند سال پہلے جب مصنف عبدالرزاق کا نسخہ مجلس علمی کی طرف سے شائع ہوا تو اس انکار میں مزید شدت آگئی اور چیلنج کے انداز میں یہ کہا جانے لگا کہ اگر ''حدیث نور'' ثابت ہے تو دکھاؤ۔حالانکہ یہ مطبوعہ نسخہ خود اس کے مرتب حبیب الرحمان اعظمی کی صراحت کے مطابق ناقص ہے جیسا کہ انہوں نے جلد اول کے آغاز میں تنبیہ کے عنوان سے متنبہ کیا ہے۔

اللہ تعالی کا لاکھ شکر ہے کہ ۲۰۰۵ء ڈاکٹر محمد امین برکاتی (مارہرہ شریف انڈیا) اور محترم حاجی محمد رفیق برکاتی کی جستجو سے مصنف عبدالرزاق کا مخطوطہ افغانستان سے دستیاب ہوا جس میں تخلیق نور محمد پر مستقل باب موجود ہے اور حدیث جابر بھی صحیح سند کے ساتھ مفصل درج ہے۔

الحمدللہ! نور محمدی کی اولیت پر دلالت کرنے والی حدیث نور کے ماخذ مصنف عبدالرزاق کے مخطوطہ کی دریافت پر مبنی اس عظیم خوشخبری کی اشاعت کا شرف سب سے پہلے رسالہ ''نور الحبیب'' بصیر پور کو حاصل ہوا۔

اللہ رب العزت کا بے پایاں شکر کہ اس کتاب کا ابتدائی اہم حصہ **الجزء المفقود من الجزء الاول من المصنف** کے عنوان سے بڑے عمدہ طریقے سے شائع ہو چکا ہے۔اس مطبوعہ حصہ پر تحقیقی کام **دکتور عیسی بن عبد اللہ بن محمد بن مانع الحمیری** سابق مدیر عام اوقاف دبئ نے کیا ہے۔اور آغاز میں بہت مفید مقدمہ بھی تحریر فرمایا ہے۔جبکہ عالم عرب کے ممتاز فاضل **دکتور محمود سعید** نے تقریظ لکھی ہے۔

بندہ **محمد اشرف** کے پاس یہ جز موجود ہے۔الحمد للہ علی ذلک۔

حدیث نور کے راوی

(۱) حضرت **جابر بن عبد اللہ** انصاری رضی اللہ عنہما (متوفی ۷۷ھ یا ۷۸ھ) آپ مشہور صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ غزوہ بدر اور غزوہ اُحد کے علاوہ تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔آپ سے ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث مروی ہیں۔امام ذہبی کہتے ہیں آپ فقیہ تھے، اور اپنے زمانہ میں مدینہ منورہ کے مفتی تھے، آپ سے بہت تابعین نے احادیث روایت کی ہیں[۱]

ترمذی شریف میں ہے کہ ایک سفر سے واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے پچیس بار مغفرت کی دعا فرمائی[۲]

(۲) امام شیخ الاسلام سید القراء **محمد بن منکدر** رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۰ھ) محمد نام، ابو عبد اللہ کنیت، محمد بن منکدر فضل و کمال اور زہد و تقوی میں نہایت بلند پایہ رکھتے تھے، حافظ ذہبی لکھتے ہیں کہ ان کی ثقاہت اور علمی و عملی برتری پر سب کا اتفاق ہے اور ان کے نام کے ساتھ امام شیخ الاسلام لکھتے ہیں۔امام مالک انہیں سید القراء کہتے تھے[۳]

---

[۱] تذکرۃ الحفاظ ۱/۴۳۔ [۲] ترمذی شریف، باب المناقب، حدیث نمبر ۳۸۵۲۔مزید حالات کے لیے دیکھو الاصابہ ۲/۴۵ اور الاستیعاب ۱/۲۱۹ اور اسد الغابہ ۱/۲۵۶ وغیرہ۔

[۳] تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۲۷۔

حدیث کے بڑے نامور حافظ تھے، حافظ ذہبی امام وقت کے لقب سے یاد کرتے ہیں حدیث میں انہوں نے صحابہ اور تابعین کی ایک بڑی جماعت سے فیض پایا تھا۔

صحابہ میں بعض بزرگوں سے ان کی روایات مرسل ہیں لیکن علماء کے نزدیک ان کی مرسلات دوسروں کی مرفوع روایت سے زیادہ لائق اعتماد ہیں، ابن عیینہ کا بیان ہے کہ وہ سچائی کی کان تھے، صالح لوگ ان کے پاس جمع ہوتے تھے، میں نے ان کے سوا کسی کو ان کا اہل نہیں دیکھا کہ وہ قال رسول اللہ کہے اور بے چون چرا مان لیا جائے ابراہیم کہتے تھے کہ وہ حفظ، اتقان اور زہد کے انتہائی درجہ پر تھے اور حجت تھے۔ بہت سے محدثین نے ان سے حدیثیں حاصل کی ہیں، ان میں سے چند کے نام یہ ہیں۔: امام عمرو بن دینار، امام زہری، امام جعفر بن محمد صادق، امام محمد بن واسع اور یحیٰ بن سعید انصاری وغیرہ بہت اہم ہیں۔

فقہ اور فتویٰ میں بھی پورا دراک تھا، مدینۃ الرسول کے صاحبِ فتویٰ تابعین میں ان کا شمار تھا۔ ان کو دیکھنے سے بندے کی اصلاح ہوتی تھی، امام مالک کا بیان ہے کہ جب میں اپنے قلب میں سختی محسوس کرتا تھا، تو جا کر محمد بن منکدر کی زیارت کرتا تھا اس کا یہ اثر ہوتا تھا کہ چند دنوں تک نفس میری نگاہ میں مبغوض ہو جاتا تھا[1]

(۳) حضرت **معمر بن راشد ازدی** ابو عروہ بن ابو عمرو بصری متوفی ۱۵۳ھ اپنے وقت کے فقیہ، محدث، متقی اور صاحب ورع تھے، امام بخاری اور مسلم کے ثقہ راوی ہیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم تحریر کرتے ہیں کہ آپ نے الجامع نامی حدیث کی کتاب خود بھی تالیف کی، اس میں وہ تمام احادیث جمع کر دیں جو مختلف استادوں سے سنیں اور لکھی تھیں، الحمد للہ اس کا مخطوطہ محفوظ رہ گیا، ایک نسخہ جامعہ انقرہ شعبہ تاریخ کے کتب خانے

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھو تذکرۃ الحفاظ، تہذیب التہذیب اور شذرات الذہب وغیرہ۔

''ذخیرہ اسماعیل صائب نمبر ۲۱۶۴ میں ہے، یہ ناقص ہے اور بہت قدیم ہے، دوسرا نسخہ استنبول کے کتب خانہ فیض اللہ آفندی میں نمبر ۵۴۱ پر ہے جو ۶۰۲ھ میں لکھا گیا ہے [۱]

امام ذہبی نے لکھا ہے: امام عبدالرزاق نے کہا: میں نے معمر سے دس ہزار حدیثیں لکھیں۔ امام ابن جریج نے کہا: معمر کو لازم پکڑو کیوں کہ زمانے میں ان سے بڑا کوئی عالم باقی نہیں رہا۔ امام احمد اور یحییٰ نے کہا: یمن میں وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تصنیف کی [۲]

امام عبدالرزاق بن ہمام بن نافع: ان کی کنیت ابوبکر ہے۔ یہ صنعاء (یمن) میں ایک علمی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی ہمام بن نافع حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر عکرمہ مولی ابن عباس، وہب، بن منبہ، میناء مولی عبدالرحمٰن بن عوف، قیس بن یزید الصنعانی اور عبدالرحمٰن بن سلیمانی مولی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہم جیسے جلیل القدر تابعین سے روایت کرتے ہیں۔

آپ سے بیشمار علماء محدثین کرام نے علم حدیث حاصل کیا۔ ان کا تفصیلی احاطہ مشکل ہے۔ ان میں امام احمد بن حنبل، امام ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد حنظلی مروزی معروف بہ ابن راہویہ، امام ابوزکریا یحی بن معین بن عون المری البغدادی، امام ابو الحسن ابن المدینی وغیرہ بیشمار محدثین کرام شامل ہیں۔

امام عبدالرزاق ثقہ وصدوق محدث ہیں۔

امام احمد بن صالح نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا: کیا آپ امام عبدالرزاق سے بڑھ کر حدیث جاننے والے کسی عالم کو جانتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔ (تہذیب التہذیب جلد ۶ ص ۳۱۱، میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۶۱۴)

امام ابوزرعہ فرماتے ہیں:

---

[۱] صحیفہ ہمام بن منبہ، تحقیق وحاشیہ ڈاکٹر حمید اللہ مرحوم مطبوعہ حیدرآباد دکن ۱۹۵۶ء ص ۵۵

[۲] تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۹۱۔

"امام عبدالرزاق ان علماء میں سے ہیں جن کی حدیث معتبر ہے"۔

(تہذیب التہذیب جلد۶ ص۳۱۱)

امام ابن حجر عسقلانی نے ان کو ثقہ اور حافظ لکھا ہے۔(تقریب التہذیب ص۲۱۳)

امام ذہبی نے ان کو ثقہ اور مشہور عالم لکھا ہے۔(میزان الاعتدال جلد۲ص۲۰۹)

امام ذہبی نے ان کو الحافظ الکبیر تحریر کیا ہے۔(سیر اعلام النبلاء جلد۷ ص۱۱۷)

امام عبدالرزاق کی ثقاہت مسلم ہے۔جلیل القدر ائمہ محدثین کرام کے اقوال موجود ہیں۔ہم صرف اختصار کی وجہ سے اسی پر اکتفا کرتے ہیں۔امام عبدالرزاق صحاح ستہ بالخصوص بخاری و مسلم کے مرکزی راوی ہیں۔صحیح بخاری میں امام عبدالرزاق کی کم وبیش ۱۲۰ احادیث مروی ہیں۔

حدیث نور کو بیان کرنے والے

(مفسرین، محدثین، علماء اور اولیاء)

تلقی علماء بالقبول (علمائے امت کا کسی حدیث کو قبول کر لینا) وہ عظیم چیز ہے جس کے بعد سند کی ضرورت نہیں رہتی بلکہ سند ضعیف بھی ہو تو کوئی حرج نہیں کرتی۔

(۱) امام الاولیاء والعلماء حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۶۱ھ) سر الاسرار ص۱۲ مطبوعہ غوثیہ کتب خانہ لاہور

(۲) امام احمد بن محمد قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۲۳ھ) المواهب اللدنیہ ۱/۱۷، ۲/۷ مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت

(۳) امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۳۴ھ) مکتوبات دفتر سوم مکتوبات نمبر ۱۰۰ اور مکتوب نمبر ۱۲۲ مطبوعہ کوئٹہ

(۴) امام ملا علی قاری شیخ المحدثین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۱۴ھ) شرح الشفاء ۲/ ۴۱۶ مطبوعہ المطبعۃ الازہریہ مصر۔ اور مولد الروی فی المولد النبوی ص۴۲ تا ۴۵ میں طویل حدیث نور ذکر کی ہے۔مطبوعہ لاہور

(۵) شیخ المحققین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۵۲ھ) مدارج النبوۃ جلد دوم باب اول مطبوعہ کراچی پاکستان

(۶) امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ) دقائق الاخبار، باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں طویل حدیث بیان فرمائی ہے۔ مطبوعہ قادری لاہور

(۷) امام شیخ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۰۴۴ھ) السیرۃ الحلبیہ جلد اول ص ۵۰ مطبوعہ دارالمعرفت بیروت

(۸) شیخ امام حسین بن محمد دیار بکری رحمۃ اللہ علیہ نے تاریخ الخمیس جلد اول ص ۱۹، ۲۰ میں مصنف عبدالرزاق کی پوری حدیث نقل کی ہے۔ مطبوعہ مؤسسہ شعبان بیروت

(۹) امام شیخ محمد المہدی فاسی رحمۃ اللہ علیہ نے مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۲۹، ۲۲۱ اور ۲۶۴ میں تین جگہ حدیث نور ذکر کی ہے۔ مطبوعہ فیصل آباد۔

(۱۰) امام محمد سید محمود الوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۰ھ) تفسیر روح المعانی ۱۷/۱۰۵ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت۔

(۱۱) حکیم الامت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۷۵ھ) فیوض الحرمین مترجم ص ۹۸ مطبوعہ المطبع الاحمدی دہلی۔

(۱۲) حضرت شیخ محقق محدث فقیہ شاہ رفیع الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۳۳ھ) الفیض بالحق ص ۲۳۹ مطبوعہ ادارہ نشر واشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ یہ کتاب مولانا عبدالحمید صواتی مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کی تصحیح و تحقیق سے شائع ہوئی ہے

(۱۳) جامع بین الظاہر والباطن خاتمۃ المفسرین شیخ امام اسماعیل حقی بروسوی قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۳۷ھ) تفسیر روح البیان جلد ۷ ص ۱۹۷ مطبوعہ داراحیاء التراث العربی بیروت۔

(۱۴) المفسر المحدث شیخ اسماعیل بن محمد عجلونی قدس سرہ (متوفی ۱۱۶۲ھ) کشف الخفا ص ۳۱۱ اور ۳۱۲ میں مواہب لدنیہ سے نقل کی ہے اور اسکی شرح بھی کی ہے اور کوئی اعتراض نہیں کیا۔ مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ بیروت۔

(۱۵) شیخ احمد قلاش حلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کشف الخفا پر حواشی لکھے ہیں اور تصحیح کی ہے انہوں نے بھی اس حدیث پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

امام عجلونی نے اپنی کتاب عقد الجواهر الثمين میں نمبر ۱۹ پر حدیث نور درج کی ہے۔ اور اس کتاب کی شرح

(۱۶) شیخ محمد جمال الدین قاسمی سلفی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۳۲ھ) نے الفضل المبين کے نام سے کی ہے۔ دیکھو ص ۳۳۷ تا ۳۴۳۔ اور اس پر کوئی گرفت نہیں کی۔

(۱۷) امام الفقہاء والمحدثین شیخ احمد شہاب الدین بن حجر ہیثمی مکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۴ھ) نے فتاوی حدیثیه کے ص ۵۱، ۵۲ میں حدیثِ نور مواهب لدنیه کی طرح نقل کی ہے اور اس سے استدلال کیا ہے۔ یہ کتاب مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر کی چھپی ہوئی ہے۔

(۱۸) مولانا محمد صالح نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۴۳ھ) سوانح رسول مقبول ص ۵ مطبوعہ ملک دین محمد کشمیری بازار لاہور) میں "تخلیق نور محمدی" کے عنوان سے مدارج النبوۃ کے حوالہ سے حدیث نور ذکر کی ہے۔

(۱۹) علامہ شیخ عبد الغنی بن اسماعیل نابلسی دمشقی حنفی نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۴۳ھ) تحریر فرماتے ہیں: وقد خلق كل شئ من نوره صلى الله عليه وسلم كما ورد به الحديث الصحيح۔

الحديقة الندية شرح الطريقة المحمدية ۲/۳۷۵ مطبوعہ لائل پور پاکستان۔

(۲۰) العارف بالله السيد محمد عثمان المير غني مكى رحمه الله عليه (متوفی ۱۲۶۸ھ) نے اپنی کتاب الاسرار الربانیه میں تحریر کیا ہے: قال (صلى الله عليه وسلم) اول ماخلق الله نور نبيك يا جابر، جوابا لمسئلته المحكيه۔ (ص ۹)

(۲۱) مولانا علامہ نور بخش توکلی مجددی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۶۷ھ) نے سیرت رسول عربی، پہلا باب، برکات نور محمدی کے عنوان میں حدیثِ نور کا حوالہ دیا ہے۔ مطبوعہ اصلاح برقی پریس لدھیانہ۔

اصلاح برقی پریس لدھیانہ۔

(۲۲) حضرت مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۷۹ھ) نے تواریخ حبیب الہ، باب اول، فصل اول ص ۹ میں حدیث نور ذکر کی ہے مطبوعہ مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ۔

(۲۳) مولانا احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۴۰ھ) نے صلاۃ الصفا ص ۳۸ تا ۴۰ میں حدیثِ نور ذکر کی ہے اور اس کی شرح بھی کی ہے۔

(۲۴) مولانا عبدالرحمٰن جامی قدس سرہ (متوفی ۸۹۸ھ) شواھد النبوۃ اردو ترجمہ مقدمہ ص ۶، مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔

(۲۵) الشیخ ابوالفضل جعفر حسنی ادریسی المشہور الکتانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۳۴۵ھ) نظم المتناثر من الحدیث المتواتر ص ۱۱۱۔

(۲۶) حضرت سید محمد حسین شاہ بن امیر ملت علی پوری رحمۃ اللہ علیہما افضل الرسل ص ۲ (متوفی ۱۳۶۱) مطبوعہ انوار الصوفیہ قصور۔

(۲۷) مولانا عبدالسمیع رامپوری مرید و خلیفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہما راحت القلوب ص ۴، ۵ مطبوعہ مطبع احمدی کانپور انڈیا۔

(۲۸) السید محمد مالکی علوی مکی رحمۃ اللہ علیہ الذخائر المحمدیہ ص ۱۷ ۳ مطبوعہ دار جوامع الکلم القاھرہ۔

(۲۹) مقبول بارگاہ کبریا حضرت شاہ احمد سعید مجددی نسباً و طریقۃً رحمۃ اللہ علیہ خیر البیان فی مولد سید الانس والجان "چوتھا محسنہ خلقت نور محمدی کے بیان میں" ص ۴۵، ۴۶ مطبوعہ مطبع حیدر برقی پریس دہلی۔

حدیث نور اور علماء دیوبند

(۱) مولانا محمد طاہر قاسمی نبیرۂ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی مرحومین اپنی کتاب ''عقائد الاسلام قاسمی میں'' لکھتے ہیں:۔

آپ کا نور پاک سب سے پہلے پیدا ہوا، اس لیے اس نور پاک کا اپنے جسم پاک سے اتنا اتصال کچھ خلاف عقل بھی نہیں ہے ص ۵۷ مطبوعہ کتب خانہ قاسمی دیوبند۔

(۲) مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نشر الطیب، باب اول نور محمدی کے بیان میں مطبوعہ تاج کمپنی کراچی۔

(۳) مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم سابق شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور (متوفی ۱۳۹۴ھ) مقامات حریری محشی ص ۱ حاشیہ از مولانا موصوف۔

مولانا نے مقامات کے شروع میں اپنا ایک عربی نعتیہ قصیدہ تحریر کیا ہے اس کا ایک شعر ہے

سراج منیر کشمس الضحی　　　وخیر البرایا ونور قدیم

اس شعر کے حاشیہ میں مولانا نے حدیث نور علامہ زرقانی کے حوالہ سے ذکر کی ہے۔ مطبوعہ ملک سراجدین کشمیری بازار لاہور۔

(۴) مولانا حسین احمد مدنی مرحوم الشہاب الثاقب میں تحریر کرتے ہیں:۔

غرض کہ حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام والتحیۃ واسطہ جملہ کمالات عالم و عالمیان ہیں، یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق الله نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ کے ہیں۔ (الشہاب الثاقب ص ۲۲۶)

(۵) مولانا محمد زکریا مرحوم (مصنف فضائل اعمال) نے العطور المجموعہ ص ۴۱ میں حدیث نور ذکر کی ہے۔

ف: اوپر جن کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں وہ بندۂ عاجز حافظ محمد اشرف مجددی کے پاس موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے علماء اور ائمہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے بعض علماء نے چند کا ذکر کیا ہے۔ وہ ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں۔

(۱)معارج النبوۃ ۱۲۵/۵ (۲)تفسیر نیشاپوری ۵۸/۸
(۳)تفسیر عرائس البیان ۲۳۸/۱ (٤)شرح بدہ الامالی ص۳۵
(٥)صحائف السلوك ، صحیفه ۲۹ ص۷۰ از خواجه نصیر الدین چراغ دهلوی
(٦)الیواقیت والجواهر ۲۰/۲ للشعرانی (۷)انفاس رحیمه ص۱۳
(۸)عطر الوردہ از مولانا اعزاز علی
(۹)ابریز ۲۲٦/۱ للدباغ
(۱۰)فتاوی رشیدیه ص۱۵۷ از مولانا گنگوهی
(۱۱)رساله یك روزی ص۱۱ از مولانا اسماعیل
(۱۲)مولانا وحید الزمان کی هدیه المهدی ص٥٦
(۱۳)شرف المصطفی ۷۰۳/۱ للخرکوشی
(۱٤)تلقیح المفهوم (خ ل ۱۲۸) للشیخ الاکبر

دعا

اے ہمارے مولا! ہمیں اپنے محبوب ﷺ سے سچی محبت وعقیدت اور آپ کے فضائل کو دل میں بٹھانے کی توفیق عطا فرما۔

اغراض و مقاصد

- قرآن و حدیث اور خلفائے راشدین کی روشنی میں توحید و رسالت اور دیگر بنیادی عقائد و اعمال سے روشناس کرنا۔
- اطاعت الٰہی اور اتباع رسول ﷺ کیلئے عملی اقدام کرنا۔
- معاشی، معاشرتی اور اخلاقی مسائل میں عوام کی راہنمائی کرنا۔
- اشاعتِ اسلام اور اصلاحِ احوال کیلئے کتب و رسائل شائع کرنا نیز مراکز درس اور مجالسِ ذکر قائم کرنا۔
- فحاشی، عریانی، بے راہ روی اور غیر اسلامی رسوم کے خلاف جہاد کرنا۔
- سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر نفاذ شریعت کیلئے بھرپور سعی کرنا۔
- معاشرہ کے نادار طبقہ کی فلاح و بہبود کیلئے عملی اقدام کرنا۔

★

مجلسِ تعلیماتِ مجددیہ سیالکوٹ